بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۴۱

یوم چہار شنبہ

جلد ۲۹ | ۲۲ ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش | ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ | ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۴۱

روزنامہ الفضل قادیان — ۳۰ رمضان ۱۳۶۰ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محکم دعاوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات سے جو بغض ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس قدر دنیا میں شہرت اور کامیابی عطا کی۔ مولوی صاحب کو اتنی ہی زیادہ ناکامی اور نامرادی کا سامنا کرنا پڑا۔ اور ان کا بغض وکینہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ حتےٰ کہ اس بڑھاپے کی عمر میں بھی ایک لمحہ کے لئے انہیں چین حاصل نہیں۔ اور اپنے اخبار کے ہر پرچہ میں کچھ نہ کچھ احمدیت کے خلاف شائع کر کے اپنے سینہ کی آگ بجھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں؛

باوجود اس کے اگر ان کے قلم سے ایسی حالت اور ایسے وقت میں جبکہ مخالفت کے جوش میں ان کا قلم تھرا رہا ہو۔ اس قسم کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق نکلیں کہ آپ:-

دعوےٰ کرتے ہوئے ایسے صریح اور واضح الفاظ استعمال کرتے تھے۔ کہ کسی نبی نے بھی ایسے محکم الفاظ استعمال نہ کئے ہوں" (اہلحدیث ۱۷ اکتوبر)

تو اسے قدرت خداوندی کا ایک کرشمہ ہی سمجھنا چاہیئے؛

ہم ان الفاظ میں جہاں اس قدر اصلاح کر نا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظل اور بروز ہیں۔ اس لئے آپ کے دعاوی وہی تھی ایسے صریح اور واضح الفاظ میں تھا ہیں۔ کہ سوائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نبی نے بھی ایسے محکم الفاظ استعمال نہیں کئے وہاں یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ حق کے طالب اور راستی کے جویاں اصحاب کو چاہیئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کے ان محکم الفاظ کو پیش نظر رکھیں۔ جو بقول مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے صریح اور واضح ہیں۔ کہ کسی اور نبی کے دعاوی میں اس کی مثال نہیں پائی جاتی۔ اور ان متشابہ الفاظ پر اڑے نہ رہیں جن کی بنا پر وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے۔ گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کا قرآن کریم کے متعلق بھی ارشاد ہے۔ کہ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ پس جب خدا تعالےٰ کے کلام میں بھی محکم اور متشابہ پائی جاتی ہیں اور خدا تعالےٰ محکم پر عمل کرنے کا ارشاد فرماتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں محکم باتوں پر ایمان لانا چاہیئے۔ ان محکم باتوں پر جن کا مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اعتراف ہے۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے الفاظ کو تمام انبیاء سے بڑھ کر محکم قرار دے رہے ہیں؛

گندم کی گرانی اور حکومت

اشیاء کی گرانی کے سلسلہ میں اخبارات نے حکومت کو بار بار توجہ دلائی اور جب حال میں یہ اعلان ہوا۔ کہ نرخوں پر کنٹرول کے متعلق گورنمنٹ ہند کے کامرس ممبر ایک کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ تو خیال کیا جاتا تھا۔ کہ کچھ نہ کچھ گرانی میں تخفیف ہو جائے گی۔ لیکن کانفرنس کے متعلق یہ اخباری اطلاع پڑھ کر افسوس ہوا۔ کہ جب تک گندم کا نرخ پانچ روپے فی من نہ ہو جائے گا۔ گورنمنٹ اس پر کنٹرول نہ کرے گی البتہ آسٹریلیا سے گندم لانے کے انتظامات کئے جائیں گے۔ اندازہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ایک کروڑ ٹن کے قریب سالانہ گندم پیدا ہوتی ہے۔ جو نہ صرف اہل ہند کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ بلکہ کچھ نہ کچھ باہر بھی بھیجی جا سکتی ہے۔ ان حالات میں گندم کے نرخوں میں اضافہ کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔ ہاں اگر حکومت کا یہ خیال ہے کہ گندم کے نرخ پر کنٹرول زمینداروں کے لئے نقصان کا موجب ہو گا۔ اور جس قدر نرخ بڑھتا جائے گا۔ زمینداروں کو اسی قدر زیادہ فائدہ ہو گا۔ تو یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ اس وقت شاذ ہی کسی زمیندار کے ہاں اپنی ضروریات سے زائد گندم ہو جسے فروخت کر کے وہ منافع حاصل کر سکے۔ عام زمینداروں کی تو یہ حالت ہے۔ کہ وہ خود بنیوں سے گندم خریدنے پر مجبور ہیں۔ اور بنیے انھوں سے سستے نرخ پر دی ہوئی نہایت گراں قیمت پر ادھار خرید رہے ہیں۔ پس ان حالات میں اگر گندم کی گرانی مفید ہو سکتی ہے۔ تو صرف ان سرمایہ داروں کے لئے جنہوں نے سستی قیمت پر گندم خرید لی۔ اور اب گراں قیمت پر بیچ رہے ہیں۔ عام لوگوں کو جن میں کثرت غرباء کی ہے۔ بہت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ حکومت کو گزشتہ جنگ کے نرخوں کو پیش نظر نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ عوام کی مشکلات کو دیکھنا چاہیئے۔ اور ان کے ازالہ کا انتظام کرنا چاہیئے؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ اخاء ۱۳۲۱ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۵ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ شب زخم میں درد کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

آج شام کو سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے معتکفین مسجد مبارک و اقصیٰ کو دعوت طعام دی۔

مولوی عبد الرحیم صاحب نیر منصوری سے واپس آ گئے ہیں۔

آج بعد نماز مغرب [illegible] لالہ کنہیا لال [illegible] جنکے خاندان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے دیرینہ اور مخلصانہ تعلقات ہیں اپنے [illegible] کی شادی کی تقریب پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد کو معہ قریباً دو صد احمدی اصحاب کے دعوت طعام دی۔ کھانا مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن کے زیر انتظام پکایا اور کھلایا گیا۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) اخوند محمد اکبر صاحب قادیان اور ان کی لڑکی بیمار ہیں۔ (۲) قاضی محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کو ثقل سماعت کی تکلیف ہے۔ (۳) میاں محمد الدین صاحب بھوان ڈاکخانہ اور ان کا پوتا بیمار ہے (۴) سردار بی بی صاحبہ بنت میاں جلال الدین صاحب مرحوم کوٹ [illegible] بیمار ہے (۵) ماسٹر سید علی صاحب لدھر چک ۱۱۶ اور قریشی محمد اقبال صاحب لاہور کی والدہ اور لڑکی بیمار ہیں (۶) محمد بخش صاحب اسسٹنٹ سٹور کیپر گورنمنٹ کیمپ [illegible] کے خلاف بعض دشمن شرارت کر رہے ہیں۔ (۷) ماسٹر زین العابدین صاحب بجھر بار ضلع سرگودھا بعض مشکلات میں ہیں (۸) بابو عظمت اللہ صاحب کراچی ملتجی دعا ہیں (۹) چوہدری غلام حسین صاحب پنشنر جھنگ میں بیمار ہیں (۱۰) اہلیہ صاحبہ ملک جان محمد صاحب [illegible] بعارضہ [illegible] بیمار ہیں (۱۱) چوہدری فضل الرحمن صاحب جھنگ کی لڑکی بعارضہ ڈبل نمونیہ بیمار ہے سب کے لئے دعا کی جائے۔

ایک مفید ٹریکٹ انجمن احمدیہ دعوت الی الحق سیدوالا نے ایک مختصر سے ٹریکٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے چند اقتباس ایسے شائع کئے ہیں۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے برکات کا ذکر ہے۔ احباب صرف محصول ڈاک بھیجکر حسب ذیل پتہ سے منگا سکتے ہیں۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ سیدوالا ضلع شیخوپورہ

گمشدہ کی تلاش میرا لڑکا سید ابرار الحق جس کی عمر تقریباً ۱۵ سال کی ہے۔ گو دیکھنے میں کم عمر معلوم ہوتا ہے۔ رنگ سانولا دبلا پتلا بدن بات چیت میں ہوشیار لال قمیص ہاف اور کالا [illegible] پہنا ہوا ہے۔ گھر سے کہیں چلا گیا ہے جس بھائی کو پتہ ہو وہ فوراً ذیل کے پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ لڑکا اردو اور انگریزی معمولی لکھ پڑھ سکتا ہے۔ خاکسار سید ظہیر الحق کوارٹر ۳۱/۲ آر۔ این ٹائپ کدمہ جمشید پور (بی۔ این۔ آر)

اعلان نکاح ملک عبد الواحد صاحب ولد ملک غریب اللہ صاحب مرحوم ساکن رہتاس ضلع جہلم کا نکاح مسماۃ امۃ الحفیظ بنت محمد دین صاحب [illegible] قادیان کے ساتھ مبلغ پانصد روپیہ مہر پر صوفی غلام محمد صاحب نے ۲۹ اخاء کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار فضل دین قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آسانی کے دنوں میں رمضان کا آنا مطیع و عاصی میں فرق کرنے کا موجب ہے

"افسوس کی بات ہے کہ مسلمان خود شریعت کی توہین کرتے ہیں۔ چنانچہ دیکھو جنہوں نے ان دنوں روزے رکھے ہیں۔ وہ کچھ دبلے نہیں ہو گئے۔ اور جنہوں نے استخفاف کے ساتھ اس مہینہ کو گزارا ہے۔ وہ کچھ موٹے نہیں ہو گئے۔ ان کا بھی وقت گزر گیا اور ان کا بھی زمانہ گزر گیا۔ جاڑہ کے روزے تھے۔ صرف غذا کے اوقات کی ایک تبدیلی تھی۔ سات آٹھ بجے نہ کھائی چار پانچ بجے کھائی۔ باوجود اس قدر رعایت کے پھر بھی بہتوں نے شعائر اللہ کی عظمت نہیں کی۔ اور خدا تعالیٰ کے اس واجب التکریم مہمان ماہ رمضان کو بڑی حقارت سے دیکھا۔ اس قدر آسانی کے مہینوں میں رمضان کا آنا ایک قسم کا معیار تھا۔ اور مطیع و عاصی میں فرق کرنے کے لئے یہ روزے میزان کا حکم رکھتے تھے۔" (روئداد جلسہ دعا صفحہ ۱۵-۱۶)

تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی میں زیادہ جوش اور مستعدی سے کام لینے کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تحریک جدید کے نام سے جن مالی قربانیوں کا مطالبہ احمدیہ جماعت سے فرما رہے ہیں۔ اس کا ساتواں سال ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء کو ختم ہو رہا ہے۔ چونکہ سال ہفتم کا آخری وقت قریب آ گیا ہے۔ اس لئے وہ احباب جو اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے قربانیاں کرتے آ رہے ہیں۔ انہیں یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ ساتویں سال کے وعدے ۳۰ نومبر کی شام تک مرکز میں پورے داخل ہو جانے ضروری ہیں۔ وہ احباب جو وعدوں کو پورا نہیں کر سکے۔ خواہ وہ جن کی ایک دو قسطیں رہتی ہیں۔ خواہ کسی کا وعدہ کسی گزشتہ ماہ میں تھا۔ یا کسی کا وعدہ نومبر میں ادا کرنے کا ہے۔ یا کسی نے جلسہ سالانہ پر دینے کا عہد کیا ہوا ہے۔ یا وہ جو اس کے بھی بعد کی مہلت لئے ہوئے ہیں۔ انہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ذیل کے ارشادات پڑھ لینے چاہئیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

(۱) "چونکہ اکتوبر کی تاریخ گزر چکی ہے۔ اس لئے اب جماعت کی اس کی طرف سے توجہ ہٹنا نہیں چاہیئے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس کے متعلق پہلے کافی زور دیا جا چکا ہے اس لئے اب مزید زور دینا مناسب نہیں۔ مگر جہاں تک میں نے سوچا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جنہوں نے چندہ دے دیا ہے۔ ان سے ہم نے دوبارہ چندہ لینا نہیں۔ مگر جنہوں نے ابھی تک چندہ نہیں دیا۔ صرف ان سے چندہ وصول کرنا ہے جنہوں نے یہ قربانیاں کی ہیں انہوں نے کی ہیں سب نے نہیں کی ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ جنہوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا ہے۔ ان کو بھی حصہ لینے کی تحریک کریں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ وہ خالص ایمان جو مومن کی ہمت بڑھاتا ہے۔ اس سے کام لیتے ہوئے وہ اس وقت تک چین اور آرام نہیں کریں گے۔ جب تک تمام لوگوں سے تحریک جدید کا چندہ وصول نہ کریں۔"

(۲) "یاد رکھو جنہوں نے آج کوتاہی کی ہوگی۔ جنہوں نے آج قربانیوں میں کمزوری اور سستی دکھائی ہوگی۔ جنہوں نے آج اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں بے توجہی اور بے پروائی اختیار کی ہوگی۔ ان کا کل کو اس نیکی کے راستہ سے بہت دور جا پڑنے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہی ان پر رحم کرے تو کرے ورنہ ظاہری حالات کے لحاظ سے ان کی ایمانی حالت خطرناک ہوگی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ گو سال میں سے زیادہ عرصہ گزر گیا۔ مگر اب لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ ہے۔" پس ہر وہ شخص جو تحریک جدید میں شامل ہے۔ اگر ایک وعدہ پورا نہیں کر چکا۔ خواہ ساتویں سال کا ہو یا اس سے گزشتہ کسی سال کا چندہ رہتا ہو۔ اسے چاہیئے کہ سال ہفتم کے ان آخری ایام کو غنیمت سمجھے۔ اور اپنا وعدہ ۳۰ نومبر سے پہلے سو فی صدی مرکز میں داخل کر دے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تاریخ اسلام

جنگِ صفین کے واقعات پر نظر

"الفضل" یکم جولائی ۱۹۴۱ء میں جنگ جمل کے واقعات کا مختصراً ذکر کیا جا چکا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ اس لڑائی میں حضرت عائشہ رضؓ کی طرف سے لڑنے والوں کی تعداد تیس ہزار تھی۔ جن میں سے نو ہزار آدمی میدانِ جنگ میں کام آئے۔ اس کے مقابلہ میں حضرت علی رضؓ کی فوج کی تعداد بیس ہزار تھی۔ جن میں سے صرف ایک ہزار ستر مارے گئے۔ دوسرے دن حضرت علی رضؓ بصرہ میں داخل ہوئے۔ اور تمام اہل بصرہ نے آپ کی بیعت کی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کو حضرت علی رضؓ نے بصرہ کا حاکم مقرر کیا۔ اور یکم رجب ۳۶ھ ہجری کو آپ نے سامان سفر درست کر کے حضرت علی رضؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو رؤساء بصرہ کی چالیس عورتوں اور محمد بن ابی بکر رضؓ کے ہمراہ بصرہ سے روانہ کیا۔ کئی کوس تک خود بھی بطریق مشایعت ساتھ آئے۔ حضرت عائشہ رضؓ پہلے مکہ معظمہ میں گئیں۔ اور ماہ ذوالحجہ تک وہیں رہیں۔ پھر حج ادا کرنے کے بعد محرم ۳۷ھ ہجری میں مدینہ منورہ میں تشریف لے گئیں۔ بعد میں حضرت علی رضؓ نے بصرہ کے بیت المال کو کھولا۔ اور اس میں جس قدر روپیہ موجود تھا۔ وہ اُن لشکریوں میں تقسیم کر دیا۔ جو جنگ جمل میں آپ کی طرف سے لڑے تھے۔ ہر شخص کے حصہ میں پانچ پانچ سو درم آئے۔ عبداللہ بن سبا اور اس کے ساتھیوں نے تقسیم اموال پر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ حضرت علی رضؓ جس قدر ان کو سمجھاتے۔ اسی قدر وہ اپنی شوخی اور شرارت میں بڑھتے چلے جاتے۔ آخر ایک روز وہ بصرہ سے نکل کر چل دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اندیشہ ہوا۔ کہ کہیں ملک میں یہ کوئی فتنہ برپا نہ کر دیں۔ چنانچہ آپ ان کے تعاقب میں بصرہ سے لشکر لے کر نکلے۔ مگر وہ ہاتھ نہ آئے۔

فرقہ سبائیہ جو اظہار مخالفت کے بعد بصرہ سے روانہ ہوا تھا۔ اس نے بہت جلد عراق اور عرب کے مختلف مقامات میں پھیل کر اوباش لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کر کے ایک مضبوط جتھہ بنا لیا۔ اور صوبۂ سجستان کا رُخ کیا۔ ان کا مدعا یہ تھا کہ یکے بعد دیگرے تمام ایرانی صوبوں کو باغی بنا کر خلیفۂ وقت کو یہ موقعہ حاصل نہ ہونے دیں۔ کہ وہ مسلمانوں کی ایک مستقل سلطنت قائم کر سکیں۔ حضرت علی رضؓ نے سجستان میں ان لوگوں کی شورش کا حال سُن کر عبدالرحمن طائی کو ان کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ انہوں نے لڑائی تو کی مگر آخر شہید ہو گئے۔ اس پر ربعی بن کاس کو چار ہزار کی جمعیت دے کر روانہ کیا گیا اور انہوں نے ان لوگوں کو شکست دے کر منتشر کر دیا۔

جنگِ جمل سے فارغ ہونے کے بعد حضرت علی رضؓ نے ملکِ شام کی طرف توجہ کی۔ اور اس غرض کے لئے آپ نے کوفہ کو اپنا قیام گاہ بنانا مناسب سمجھا۔ حضرت علی کے لشکر میں سب سے بڑی طاقت کوفیوں کی تھی۔ اس وجہ سے کوفہ کا دارالخلافہ ہونا مناسب تھا۔ نیز ایک یہ وجہ بھی تھی۔ کہ کوفہ کا اثر ایرانی صوبوں پر زیادہ پڑ سکتا تھا۔ کیونکہ وہ دمشق سے مدینہ منورہ کے مقابلہ میں قریب تھا۔ چنانچہ حضرت علی رضؓ بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کو حاکم مقرر کر کے خود معہ لشکر کوفہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں پہونچ کر ملک شام پر چڑھائی کی تیاری شروع کر دی۔ حضرت عبداللہ بن عباس گورنر بصرہ کو آپ پہلے ہی حکم دے آئے تھے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ اہل بصرہ کا لشکر تیار کر کے اپنا قائم مقام بصرہ میں چھوڑ کر کوفہ کی طرف آ جائیں۔ جب کوفہ میں خبر پہونچی۔ کہ عبداللہ بن عباس اپنا لشکر لے کر بصرہ سے روانہ ہو گئے ہیں۔ تو حضرت علی رضؓ بھی کوفہ میں ابومسعود انصاری کو اپنا قائم مقام مقرر کر کے مقام نخیلہ کی طرف چل پڑے۔ یہیں عبداللہ بن عباس بھی اہل بصرہ کا لشکر لے کر پہونچ گئے۔ حضرت علی رضؓ نے یہاں زیاد بن نضر حارثی کو آٹھ ہزار فوج دے کر بطور مقدمۃ الجیش آگے روانہ کیا۔ اس کے بعد شریح بن ہانی کو چار ہزار کی جمعیت دے کر زیاد کے پیچھے بھیجا۔ اور خود نخیلہ سے کوچ کر کے مدائن تشریف لے گئے۔ مدائن میں آپ نے مسعود ثقفی کو عامل مقرر کر کے معقل بن قیس کو تین ہزار لشکر کے ساتھ روانہ کیا۔ اس کے بعد حضرت علی رضؓ مدائن سے روانہ ہو کر رقہ کی طرف چلے۔ اور دریائے فرات کو عبور کیا۔ یہاں زیاد۔ شریح اور معقل تمام سرداروں کے لشکر مجتمع ہو گئے۔ اُدھر حضرت معاویہ کو جب معلوم ہوا۔ کہ حضرت علی رضؓ لشکر عظیم کے ساتھ آ رہے ہیں۔ تو انہوں نے ایک دستۂ فوج ابوالاعور سلمی کی زیر قیادت بھیج دیا۔ حضرت علی رضؓ نے دریائے فرات عبور کرنے کے بعد زیاد اور شریح کو حدود شام میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ انہیں شام میں داخل ہو کر معلوم ہوا۔ کہ ابوالاعور سلمی لشکر لئے ہوئے آ رہا ہے۔ انہوں نے فوراً اس امر کی حضرت علی رضؓ کو اطلاع دی آپ نے اشتر کو روانہ کیا۔ اور فرمایا۔ جب زیاد و شریح کے پاس پہونچو۔ تو تمام لشکر کی قیادت اپنے ہاتھ میں لے کر زیاد و شریح کو میمنہ و میسرہ پر متعین کر دینا۔ اور جب تک شام کا لشکر حملہ آور نہ ہو۔ اس وقت تک حملہ آور نہ ہونا۔ اشتر نے موقعہ پر پہونچ کر کمان اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اُدھر ابوالاعور بھی سامنے آ کر خیمہ زن ہو گیا۔ اور دونوں خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابلہ میں پڑے رہے۔ شام کے وقت ابوالاعور نے حملہ کا آغاز کر دیا۔ مگر تھوڑی دیر لڑنے کے بعد فریقین ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ دوسرے دن صبح کو ابوالاعور پھر صف لشکر سے نکل کر میدان میں آیا۔ ادھر ہاشم بن عتبہ نے نکل کر مقابلہ کیا۔ عصر کے وقت تک دونوں لڑتے رہے۔ اس کے بعد وہ ایک دوسرے سے جدا ہو کر اپنے اپنے لشکر کو واپس جا رہے تھے۔ کہ اشتر نے اپنی فوج کو حملہ کا حکم دے دیا۔ ابوالاعور نے بھی اپنے ہمراہیوں کو لڑائی کے لئے کہہ دیا۔ چنانچہ شام تک کشت و خون جاری رہا۔ اگلے دن حضرت علی بھی پہونچ گئے۔ اُدھر معلوم ہوا۔ کہ حضرت معاویہ بھی اپنا لشکر لئے ہوئے قریب آ پہونچے۔ حضرت علی رضؓ نے اشتر کو حکم دیا۔ کہ تم بہت جلد دریائے فرات کے ساحل پر پہنچ کر پانی پر قبضہ کر لو۔ اشتر جب وہاں گیا۔ تو دیکھا۔ کہ حضرت معاویہ نے پہلے ہی پانی پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ حضرت علی کو جب یہ بات معلوم ہوئی۔ تو آپ نے صعصعہ بن صوحان کو حضرت معاویہ کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا۔ کہ آپ اپنے ہمراہیوں کو حکم دیں۔ کہ وہ پانی پینے سے ہم کو نہ روکیں۔ یہاں تک کہ نزاعی امور کا فیصلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ جس غرض کے لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ اس کو فراموش کر کے پانی پر لڑیں۔ اور جو غالب آئے وہی پانی پی سکے۔ تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ حضرت معاویہ نے اسی وقت اپنے مشیروں کو طلب کر کے یہ مسئلہ ان کے سامنے پیش کیا۔ بعض نے تو کہا۔ کہ ہمیں پانی پر سے قبضہ نہیں اٹھانا چاہیئے۔ مگر حضرت عمرو بن العاص نے اس کے خلاف رائے دی صعصعہ اس گفتگو سے ناراض ہو کر چلے آئے اور حضرت علی سے آ کر کہا۔ کہ وہ ہمیں پانی پینے کی اجازت نہیں دیتے۔ حضرت علی نے اشعث بن قیس کو سواروں کا دستہ دے کر بھیجا کہ زبردستی پانی پر قبضہ کر لیا جائے۔ ادھر سے ابوالاعور سلمی نے مقابلہ کی تیاری کی۔ اور دونوں طرف سے لڑائی شروع ہو گئی۔ لیکن ابھی اس لڑائی کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت معاویہ کو سمجھایا۔ کہ اگر آپ نے پانی پر سے قبضہ نہ اٹھایا۔ اور حضرت علی رضؓ کے لشکر کو پیاس کی تکلیف ہوئی۔ تو خود ہمارے ساتھیوں کا جذبۂ رحم متحرک ہو جائے گا۔ اور وہ حضرت علی رضؓ کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے۔ اس پر حضرت معاویہ نے اسی وقت اعلان کر دیا کہ حضرت علی اور اُن کے ساتھیوں کو پانی سے نہ روکا جائے۔ اس طرح یہ ہنگامہ مشتعل ہو کر جلدی فرو ہو گیا۔ اس کے بعد دو دن تک دونوں لشکر خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل پڑے رہے۔ حضرت علی رضؓ کے لشکر کی کل تعداد نوے ہزار اور حضرت معاویہ کے سپاہیوں کی تعداد ۸۰ ہزار تھی۔

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ شہادت ہجرت احسان ۱۳۲۰ ہش

شعبہ وقار عمل

لوکل مجالس - دارالرحمت - ایک نالی بنائی گئی۔ مسجد میں مٹی ڈال کر نشیب ہموار کیا۔ ایک پل کے دونوں طرف مٹی ڈالی۔ کام باقاعدہ جاری رہا۔ دارالفضل مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ گڑھوں کو پُر کیا گیا۔ چار گندی نالیاں صاف کیں۔ رستہ کی درستی کے لئے تین بند بنائے گئے۔ دارالبرکات مسجد کو آنے کے لئے دو راستے بنائے۔ مسجد کے ماحول کو مٹی ڈال کر ہموار کیا۔ آک کاٹے گئے۔ ایک پل تیار کیا۔ اور اس کے دونوں طرف مٹی ڈالی گئی۔ دارالفتوح مسجد میں بھرتی ڈالی گئی۔ مسجد کا فرش اراکین نے خود اکھاڑ کر دوبارہ لگایا۔ مسجد کی چھت پر مٹی ڈالی گئی۔ بارہ فٹ گڑھا کھود کر تیل نکالا گیا۔ ریتی چھلہ کو آنے والی سڑک کی مرمت کی گئی۔ دارالعلوم مسجد کا صحن درست کیا گیا۔ فرش ٹھنڈا کیا جاتا رہا۔ اور مسجد کی صفائی باقاعدہ ہوتی رہی بورڈنگ مدرسہ احمدیہ مسجد اقصےٰ کی صفائی ہوتی رہی۔ اور ہر جمعہ کو سائبان لگائے جاتے رہے مسجد اقصےٰ۔ ایک گندی نالی صاف کی گئی۔ مسجد کی صفائی کی اور سائبان لگائے دارالسعۃ۔ چھ دفعہ مسجد کے پودوں کو پانی دیا۔ چار دفعہ مسجد کے فرش کو دھویا ایک نالی بنائی۔ دو نالیوں کو صاف کیا۔ جلسہ کے لئے میدان صاف کیا مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ دارالبرکات شرقی۔ تین سڑکیں درست کی گئیں۔ ایک سڑک پر ۲۵۰ فٹ مٹی ڈالی گئی۔ ایک سڑک کی $150 \times 1\frac{1}{2} \times 1\frac{3}{4}$ فٹ منڈیر بنائی گئی۔ مسجد فضل۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ مسجد مبارک۔ ایک پل پر مٹی ڈالی گئی۔ کھیل کے میدان کو ہموار کیا۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ ایک پل تیار کرنے کی کوشش کی گئی۔ دارالانوار مسجد اور اس کے گرد و نواح کی صفائی کی گئی۔ سڑک پر مٹی ڈالی گئی۔ آک کاٹے گئے۔ ناصر آباد نالی درست کی مسجد کی صفائی کی۔ اور چھت پر مٹی ڈالی۔

بیرونی مجالس - دنیا پور ضلع ملتان۔ ۵۴ جگہوں کی صفائی کی گئی۔ ۱۱ مرتبہ مسجد کو صاف کیا۔ ایک سڑک پر سے جھاڑیاں کاٹیں۔ ۱۲۵ کرم سڑک صاف کی۔ 160×3 فٹ گڑھا پُر کیا۔ بیگم پور کنہ ڈھی۔ ایک تالاب کو کھودا جا رہا ہے۔ اس کے گرد بند لگانے کے لئے اینٹیں جمع کیں۔ 300×2 کرم بند پر ۱۵ فٹ مٹی ڈالی۔ اور گلیاں صاف کیں۔ پشاور شہر۔ مسجد کا کنواں صاف کیا۔ نیروبی۔ بارش سے ٹوٹا ہوا پل از سر نو تیار کیا گیا۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ مسجد کے درختوں کی کھائی بنائی آٹھ درخت لگائے۔ ایک عام گزرگاہ کو درست کیا۔ اور ایک گڑھا پُر کیا۔ ایک مرتبہ وقار عمل منایا۔ قلعہ لال سنگھ۔ چھ نالیاں صاف کیں۔ دو سینکڑے مٹی مسجد کے صحن میں ڈالی گئی۔ کیرنگ۔ ایک کمرہ تیار کیا۔ گلیوں اور مسجد کی صفائی کر کے ارد گرد مٹی ڈالی گئی۔ بھجوئی۔ مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ گجرات۔ مسجد کی صفائی کے علاوہ وضو کے لئے پانی مہیا کیا گیا داتا زید کا۔ مسجد کے کوئیں کے گرد اڑھائی فٹ اونچی مٹی ڈالی گئی۔ ڈیڑھ گھنٹہ کام کر کے کوئیں کو صاف کیا۔ مسجد کے صحن کو صاف کیا۔ کنڈا گھاٹ۔ ۱۲۰۰ فٹ لمبی دو نالیاں بنائیں۔ ۳۶۰ فٹ لمبی تین سڑکوں کی صفائی کی گئی۔ ۱۱۰ فٹ لمبے دو دالان صاف کئے۔ 16×10 فٹ رقبہ کی ایک پٹڑی بنائی گئی۔ دو نالیوں پر چھت ڈالی گئی۔ دو کیاریاں بنائی گئیں۔ میانوالی خانوالی۔ ایک غسل خانہ بنایا۔ ایک مرتبہ وقار عمل منایا۔ بعض گڑھے پُر کئے۔ جھگاول نالیاں وغیرہ صاف کی گئیں۔ گوکھووال چک ۱۲۱۔ مسجد میں پودے لگائے اور ان کی دیکھ بھال کی۔ مسجد کے پودوں کو پانی دیا گیا۔ پنڈ دادنخاں۔ ایک نالی صاف کی۔ $15 \times 1\frac{1}{2}$ فٹ مٹی اٹھا کر ڈالی ایک مکان کے سامنے صفائی کی۔ لدھیانہ نصف میل پر مٹی ڈالی گئی۔ اور پختہ سڑک بنائی گئی۔ گھٹیالیاں۔ 50×6 فٹ راستے پر مٹی ڈالی گئی۔ ایک راستہ ٹھیک کیا۔ ایک بند بنایا۔ نواب شاہ سندھ۔ پودوں کو پانی دیا گیا۔ مسجد کو صاف کیا گیا۔ اور ایک گڑھا کھودا گیا گوجرانوالہ۔ دو وقار عمل منائے گئے۔ اور مسجد کی صفائی کی گئی۔ جہلم۔ مسجد احمدیہ کی صفائی کی گئی۔ صحن کو پانی سے دھویا گیا۔ فیروز پور شہر۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ اور اس کے پودوں کو پانی دیا گیا۔ چک ۳۳۲ دھنی دیو۔ مسجد کے احاطہ کی دیواروں اور نالی کی درستی کی گئی۔ دہلی۔ اراکین انفرادی طور پر جسمانی مشقت کے کام کرتے رہے۔ امرتسر۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو وقار عمل منائے گئے۔ شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ایک ویران مسجد کا فرش دیواریں صاف کیں۔ مسجد کا ماحول صاف کیا۔ اور مسجد میں ٹاٹ اور گھڑا رکھا۔ اور اس طرح مسجد کو آباد کیا۔ دوسرا وقار عمل شہر سے پونے تین میل کے فاصلہ پر منایا گیا۔ ایک نالی ۳۶ گز لمبی نہایت گندی تھی۔ اراکین نے اسکو خود صاف کیا۔ اور اس کا گند دور کیا۔ نالی کی چوڑائی دو فٹ سے ایک فٹ کی گئی۔ اور یہ نالی از سر نو تیار ہوئی۔ لاہور عرصہ زیر رپورٹ میں تین وقار عمل منائے گئے۔ ۳۰۰ گز کے فاصلہ سے ۳۰۰ اینٹیں خدام اٹھا کر لائے۔ اور محمد نگر کی مسجد کی تعمیر میں مدد دی۔ مسجد محمد نگر کے تین اطراف میں چھ فٹ اونچی دیوار بنائی۔ چونکہ شاہدرہ میں جلسہ تھا۔ اس لئے تیسرے وقار عمل میں کوئی خاص کام نہیں ہو سکا۔ فیروز پور چھاؤنی۔ مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ وضو کے لئے روزانہ پانی بھرا گیا۔ اور بوقت ضرورت چھڑکاؤ کیا جاتا رہا۔ انجمن احمدیہ میں ایک پنکھا لگایا گیا۔

مرکزی کارگزاری - عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۹ ہجرت کو ایک وقار عمل منایا گیا۔ ریلوے روڈ کے دونوں طرف ۱۵۰۰ فٹ لمبی نالی بنائی گئی۔ اور ۳۵۰۰ مکعب فٹ مٹی کھودی گئی۔ الفضل میں ایک نوٹ شائع کرایا گیا۔ مقامی مجالس کے کام کی دیکھ بھال ہوتی رہی

جنرل سیکرٹری مجلس مرکزیہ

"مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" کے امتحان کی تاریخ میں تبدیلی

بعض احباب نے رمضان المبارک کی مصروفیات کی بناء پر اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ امتحان کی تاریخ بدل دی جائے۔ لہذا ان کی خواہش کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ امتحان بجائے ۲۶ اخاء (اکتوبر) کے ۱۶ نبوت (نومبر) کو لیا جائیگا قائدین و زعمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۵۲:۔ منکہ فاطمہ بی بی بیوہ خیر الدین قوم کشمیری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکنہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰ ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ حق مہر میں نے اپنے خاوند کو معاف کر دیا تھا۔ اور اپنا زیور مکان کی تعمیر میں خرچ کر دیا تھا۔ اس مکان سے بموجب شریعت میرا حصہ مبلغ یکصد روپیہ بنتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ یعنی دس روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرا گذارہ عارضی طور پر ملازمت پر ہے۔ جسکا دسواں حصہ یعنی ۲ ر ماہوار ادا کرتی رہونگی اور اس آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں اسکے مطابق دسواں حصہ ادا کرونگی۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن پسر موصیہ۔ گواہ شد:۔ نصیر احمد شاہ ایم۔ اے قادیان۔

نمبر ۵۹۴۶:۔ منکہ قریشی محمد حنیف قمر ولد کمال الدین صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ کتابت و وعظ و تبلیغ عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت یکم مارچ ۱۹۱۹ء ساکن کندرا پاڑا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱ ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت تک غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد میں دینی کتب ہیں قیمتی اندازاً ایکصد روپیہ موجود ہیں۔ اور میری ماہوار آمدنی فی الحال کچھ نہیں۔ ہاں غیر معین طور پر ہر ماہ اپنے اہل و عیال کیلئے کچھ کما لیتا ہوں جس کی اوسط دس روپے ماہوار ہے۔ اس کا دسواں حصہ اور نیز اگر میری آمد میں کچھ ترقی ہوئی۔ تو اس کا بھی ماہ بماہ تا زیست حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور میری موجودہ منقولہ جائیداد یا اگر اس کے بعد بھی کچھ جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔ العبد:۔ قریشی محمد حنیف قمر احمدی بقلم خود۔ گواہ شد: رحیم بخش ملک۔ گواہ شد

نمبر ۵۹۵۰:۔ منکہ محمد احمد ولد ای احمد صاحب احمدی قوم قریشی موپلا پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن پنگاڑی ضلع کالی کٹ مالابار صوبہ مدراس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰ ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری آمدنی چار روپے ماہانہ ہے جو بطور وظیفہ مجھے ملتا ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد کسی قسم کی بھی ثابت ہو تو اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد: محمد احمد۔ گواہ شد: محمد عثمان (مفتی) گواہ شد:۔ محمد یعقوب قیس حبیب آبادی۔

نمبر ۵۹۴۳:۔ منکہ اکی بیوہ مولوی عبد الکریم صاحب قوم جٹ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن بھاگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۸/۱۱ ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد بصورت زیورات نقری بتفصیل ذیل ہے۔ ایک عدد ہسیرہ ایک جوڑی بند ایک جوڑی گوکھرو آٹھ عدد ڈنڈیاں کل قیمتی مبلغ یکصد روپے کے ہیں۔ اسکے علاوہ میرا حق مہر مبلغ ۶۰ روپے ہے۔ اس جائیداد قیمتی ایکسو ساٹھ روپے کا دسواں حصہ میں ان شاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کردونگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکی تو میرے ورثاء جائیداد متروکہ میں سے حصہ وصیت ادا کر دینگے۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا اکی۔ گواہ شد: محمد ابراہیم فاضل پسر موصیہ۔ گواہ شد: محمد ابراہیم جٹ بھینی بانگر

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے کہ ماسکو کی جنگ ہر لحظہ نازک صورت اختیار کر رہی ہے۔ جرمن فوجیں ویازما کے رقبہ میں ماسکو کے حفاظتی مورچوں میں شگاف کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ کالینن کے محاذ پر روسی جوابی حملے کر رہے ہیں۔ بلکہ ان کا دعوٰے ہے۔ کہ انہوں نے یہ شہر جرمنوں سے واپس لے لیا ہے جرمن ہائی کمانڈ نے دعوٰے کیا ہے کہ انہوں نے جنوب میں ٹاگن راگ کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ بریانسک اور ویازما کی لڑائی کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اور اس لڑائی میں چھ لاکھ ۵۸ ہزار روسی قید ہوئے۔ ۱۲۴۱ ٹینک۔ ۵۳۹۶ توپیں اور بہت سا دوسرا سامان ہمارے قبضہ میں آیا۔ ماسکو ریڈیو کے دوبارہ اجراء کا اعلان بھی روسیوں نے کیا ہے۔ اگرچہ اب وہ سابقہ لہروں پر براڈکاسٹ نہ کرے گا۔ روسی ریزرو فوج بھی میدان میں لا رہے ہیں۔ منگولیا اور سائبیریا سے بھی سپاہی بلائے گئے ہیں۔ بی۔ بی۔ سی کی اطلاع ہے۔ کہ جنوبی یوکرین میں بھی جرمن فوجوں کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے۔ جرمنوں نے کریمیا کے ہوائی اڈوں پر بمباری کا دعوٰے بھی کیا ہے۔ فن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ فن فوجوں نے یکم اکتوبر تک روسیوں کی ۵۱ ہزار رائفلوں۔ ۲۵ ہزار آٹومیٹک رائفلوں ۱۵ ہزار مشین گنوں۔ ۵۰۰ جنگی توپوں اور بہت سے دیگر سامان جنگ پر قبضہ کیا ہے۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ روسی وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اڈیسہ سے تمام اسلحہ اور فوجیں بحفاظت نکال کر کریمیا میں پہنچا دی گئی ہیں۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ سویڈن پر جرمنی کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے۔ جرمن سفیر اس سے ایسا معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ جس کے رو سے جرمنی کو سویڈن سے زیادہ سے زیادہ مزدور مہیا ہو سکیں۔ تا جرمن مزدوروں کو فارغ کر کے مشرقی محاذ پر میدان جنگ میں لایا جا سکے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ برطانیہ کے لیبر منسٹر نے برطانیہ اور امریکہ کے مزدوروں کے نام ایک براڈکاسٹ تقریر میں کہا۔ کہ اس وقت روس کو سامان جنگ بالخصوص ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کی سخت ضرورت ہے۔ آج کا ایک ٹینک چھ ماہ بعد کے دس ٹینکوں سے زیادہ قیمتی ہے اس جنگ میں کامیابی سامان کی تیاری پر منحصر ہے۔ اور ہماری تیاری فی الحال ناکافی ہے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ وزیر خوراک برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس پر نازی حملے کے ایک ہفتہ کے اندر اندر برطانی جہاز اس کے لئے ضروریات کی اشیاء لے کر روانہ ہو گئے تھے۔ ہم نے روس کی پوری پوری امداد کی ہے۔ اور اب بھی کریں گے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ پانامہ کی نئی گورنمنٹ نے پہلی گورنمنٹ کی پابندیوں کو دور کرتے ہوئے حکم دیا ہے۔ کہ امریکہ کے جہاز مسلح ہو کر پانامہ کے پانیوں میں سفر کر سکتے ہیں۔

انقرہ ۱۹ اکتوبر۔ جرمنی کا وزیر اقتصادیات آج روم پہنچ گیا ہے۔ تا مفتوحہ علاقہ کے انتظامات کے متعلق ایک اقتصادی معاہدہ جرمنی اور اٹلی میں قرار پا سکے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اور وشی میں تعاون کی بات چیت پھر شروع ہو گئی ہے۔ جرمن گورنمنٹ کا ایک نمائندہ آج وشی پہنچا۔ اور مارشل پیٹان سے ملاقات کی۔ اس کے فوراً بعد فرانسیسی وزارت کا اجلاس ہوا۔ جنرل ڈیگال بھی اس میں شریک ہوئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر فرانس جنگ میں جرمنی کی امداد پر آمادہ ہو جائے۔ تو جرمنی نے فرانسیسی قیدیوں کو رہا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جرمن کوشش کر رہے ہیں۔ کہ فرانسیسی علاقے میں انہیں زیادہ سے زیادہ مراعات حاصل ہو سکیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس اب زیادہ دیر تک جرمن دباؤ کا مقابلہ نہ کر سکے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ آسٹریلیا سے صرف پانچسو میل کے فاصلہ پر واقع جزائر کیرولائین اور بمٹور کے درمیان جاپانیوں نے باقاعدہ ہوائی سروس قائم کر دی ہے۔ اور وہاں چھاؤنیاں تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ اس وجہ سے آسٹریلیا میں بہت تشویش پیدا ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ برطانیہ کے ایک فوجی مبصر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسوقت تک چالیس لاکھ کے قریب جرمن سپاہی ہلاک یا مجروح ہو چکے ہیں۔ مگر اس کے باوجود ابھی تک ہٹلر کے پاس ساٹھ لاکھ تازہ دم فوج موجود ہے جو برطانیہ۔ روس اور امریکہ سے جنگ کے لئے تیار ہے۔

کابل ۱۹ اکتوبر۔ افغان ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانی اور روسی حکومت کی خواہش پر افغان گورنمنٹ اس بات پر آمادہ ہو گئی ہے کہ افغانستان سے اطالوی اور جرمن نکال دیئے جائیں۔ ان لوگوں کو ہندوستان۔ عراق اور ترکی کی راہ سے اپنے اپنے ملکوں کو بحفاظت پہنچانے کا انتظام کر دیا جائے گا۔ افغان گورنمنٹ کے اس فیصلہ کی تصدیق نیشنل پارلیمنٹ نے بھی کر دی ہے۔

طہران ۱۹ اکتوبر۔ برطانیہ کی وزارت اطلاعات کا ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل روس کے کسی نامعلوم مقام کو روانہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ برلن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ماسکو کی لڑائی اب دوسرے مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے۔ گھیرا ڈالنے والے جرمن ڈویژن اب وہاں پہنچ چکے ہیں۔ ماسکو ریڈیو نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ایک روسی فوج دو حصوں میں بٹ چکی ہے۔ ۴۸ گھنٹہ کے بعد جرمن حملوں میں پھر شدت پیدا ہو گئی ہے۔ تاہم جرمنوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اور میلوں تک ان کی لاشیں پڑی ہیں۔ اسی طرح ان کا بے شمار سامان جنگ برباد ہوا ہے۔

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ ملک خضر حیات خان ٹوانہ وزیر پبلک ورکس کے برادر نسبتی ملک احمد یار صاحب سرگودہا جا رہے تھے۔ ان کی اہلیہ سیکنڈ کلاس کے زنانہ ڈبہ میں تھیں۔ کہ ایک ڈاکو نے رات کے وقت ان کے زیور لوٹنے کے لئے چلتی گاڑی میں داخل ہو کر ان کو قتل کر دیا۔ خادمہ بھی زخمی ہوئی۔ قاتل نے بھاگنے کی کوشش کی۔ مگر پکڑا گیا۔ وہ ضلع شیخوپورہ کا ایک سکھ ہے۔

واشنگٹن ۱۹ اکتوبر۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم بحر الکاہل میں جنگ نہیں چاہتے۔ لیکن اگر اس کے سوا چارہ نہ رہا۔ تو خطرہ کے مقابلہ کے لئے ہمارا ملک تیار ہے۔

ٹوکیو ۱۹ اکتوبر۔ جاپان گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ چین اور منچوریا کو جانے والی تمام چٹھیوں کے سوا سب دیگر ملکوں کو جانے والی ڈاک سنسر کی جایا کرے گی۔ اس حکم سے خدشہ ہے۔ کہ اتحادی طاقتوں کے ساتھ جاپان کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں۔

حافظ آباد ۱۹ اکتوبر۔ یہاں پر اخبارات کا ایجنٹ جو ہندو ہے۔ ریلوے اسٹیشن پر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔ کہ ایک نہنگ سکھ نے اس پر حملہ کر دیا۔ ایک گیٹ کیپر نے سکھ کو پکڑ لیا۔ ورنہ سخت ناگوار انجام خطرناک ہوتا۔

سائیگان ۱۹ اکتوبر۔ جاپان کے نئے وزیر اعظم نے اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب میں کہا۔ کہ اس مرحلہ پر میں بین الاقوامی حالات پر تبصرہ نہیں کر سکتا۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ جاپان کا برطانی سفیر جاپان سے واپس آیا ہے۔ اس نے نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اور کہا۔ کہ جاپان کو بھی امریکہ اور برطانیہ کی طرح مشرقی ایشیا میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی اجازت دے دی جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی